۴۔ بھارت کا عدالتی نظام

قانون ساز مجلس اور مجلسِ عاملہ کے ساتھ ساتھ عدلیہ بھی حکومتی نظام کا ایک اہم حصہ ہے۔ قانون سازی کا کام قانون ساز مجلس کرتی ہے، مجلسِ عاملہ ان پر عمل درآمد کرتی ہے اور انصاف دینے کا کام عدلیہ کرتی ہے۔ اس سبق میں ہم یہ دیکھیں گے کہ عدلیہ انصاف کس طرح فراہم کرتی ہے اور اس کی وجہ سے سماج سے ناانصافی کا خاتمہ ہوکر سماجی استحکام کیسے پیدا ہوتا ہے۔ آئیے، اس سے پہلے یہ سمجھ لیں کہ انصاف کرنے کی ضرورت کیوں ہوتی ہے۔

انسانوں کے خیالات، رائے، نظریات، فہم، عقائد، ثقافت وغیرہ میں تنوع پایا جاتا ہے۔ اگر رواداری سے کام لیا جائے تو آپسی ٹکراؤ کی صورت پیدا نہیں ہوتی لیکن اختلافِ رائے میں شدت آجائے تو ٹکراؤ کی نوبت آجاتی ہے جسے غیر جانبدارانہ طریقے سے قانون کے ذریعے نپٹائے جانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس مقصد کے تحت عدلیہ جیسے غیر جانبدارانہ نظام کی ضرورت ہوتی ہے۔

- افراد اور حکومتی اداروں کے درمیان بھی مفادات کے تعلق سے ٹکراؤ پیدا ہوسکتا ہے۔ حکومت کا کوئی فیصلہ یا کوئی قانون عوام کو ناانصافی محسوس ہوسکتا ہے اور اس کے خلاف عدلیہ سے انصاف کی درخواست کی جاسکتی ہے۔
- جس طرح حکومت آئین میں درج سماجی انصاف اور مساوات کے مقاصد کے حصول کے لیے کوشاں رہتی ہے اسی طرح عدلیہ بھی کچھ مقدمات کے فیصلوں کے ذریعے یا سرگرم موقف اختیار کرکے حکومت کی حمایت کرسکتی ہے۔ عدلیہ سماج کے کمزور طبقات، خواتین، بچوں، معذورین اور مخنّثوں (transgender) وغیرہ جیسے سماجی طبقات کو مرکزی دھارے میں شامل ہونے کے لیے تعاون کرسکتا ہے۔
- جب عام انسانوں کو آزادی، مساوات، انصاف اور جمہوریت کے فوائد حاصل ہوتے ہیں تب جمہوریت کی وسعت اور گہرائی میں اضافہ ہوتا ہے۔ جمہوریت کو مضبوط کرنے کے لیے یہ امر نہایت ضروری ہے۔
- عدلیہ کی وجہ سے قانون کی بالادستی قائم رہتی ہے۔ انصاف رسانی کی وجہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قانون غریب، امیر، ترقی یافتہ - غیر ترقی یافتہ، مرد و زن سب کے لیے برابر ہے۔
- انصاف رسانی کی وجہ سے عوام کے حقوق بھی محفوظ رہتے ہیں۔ قانون کی روشنی میں تنازعات حل ہوتے ہیں اور کسی بھی گروہ یا فرد کی زبردستی یا آمریت کے فروغ کا راستہ بند ہوجاتا ہے۔

عدلیہ کی تشکیل : بھارت ایک وفاقی ملک ہے۔ مرکزی حکومت اور وفاقی ریاستوں کی آزادانہ قانون ساز مجلس اور مجلسِ عاملہ ہے لیکن عدلیہ پورے ملک کے لیے ایک ہی ہے۔ اس میں مرکزی یا ریاستی تقسیم نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بھارت کی عدلیہ مرکوز نوعیت کی ہے۔ عدلیہ کی اعلیٰ ترین سطح پر سپریم کورٹ ہے اور سپریم کورٹ کے ماتحت ہائی کورٹس ہیں۔ ہائی کورٹ کے ماتحت ضلعی عدالتیں اور ان کے بعد درجۂ دوم کی عدالتیں ہیں۔ اس طرح بھارت میں عدلیہ کی تشکیل کی گئی ہے۔

سپریم کورٹ (عدالتِ عظمیٰ) : بھارت کے چیف جسٹس سپریم کورٹ کے سربراہ ہوتے ہیں۔ چیف جسٹس اور دیگر ججوں کا تقرر صدر جمہوریہ کرتے ہیں۔ سپریم کورٹ کے سب سے سینئر جج کو 'چیف جسٹس' کے عہدے کے لیے نامزد کرنے کی روایت ہے۔

انصاف رسانی کا عمل کسی دباؤ کے تحت نہیں ہونا چاہیے۔ جج انصاف رسانی کا کام بے خوفی کے ساتھ انجام دے سکیں اس لیے عدلیہ کو آزاد رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس مقصد کے تحت آئین نے درج ذیل گنجائش فراہم کی ہے۔

- ججوں کی اہلیت کی شرائط آئین نے واضح کردی ہیں۔

بھارت کی عدالتِ عظمیٰ (سپریم کورٹ) - نئی دلّی

قانون کے ماہر اور ہائی کورٹ میں منصفی کا تجربہ یا وکالت کا تجربہ رکھنے والے شخص کو اہل مانا جاتا ہے۔

- ججوں کا تقرر صدر جمہوریہ کرتے ہیں جس کی وجہ سے سیاسی دباؤ کا دخل نہیں ہوتا۔
- ججوں کو خدماتی ضمانت حاصل ہوتی ہے۔ معمولی وجوہات یا سیاسی مقاصد کے تحت انھیں عہدے سے برخاست نہیں کیا جاسکتا۔ سپریم کورٹ کے جج عمر کے ۶۵ ویں سال اور ہائی کورٹ کے جج عمر کے ۶۲ ویں سال میں سبکدوش ہوتے ہیں۔
- ججوں کی تنخواہ بھارت کے دفتر محاسبی سے ادا کی جاتی ہے۔ اس پر پارلیمنٹ میں بحث نہیں ہوتی۔
- ججوں کی سرگرمیوں اور ان کے فیصلوں پر ذاتی تنقید نہیں کی جاسکتی۔ عدالت کی توہین کرنا ایک جرم ہے جس کی سزا مقرر ہے۔ ان شقوں کی وجہ سے ججوں کو غیر ضروری تنقید سے تحفظ تو حاصل ہوتا ہی ہے اس کے علاوہ عدلیہ کی آزادی بھی متاثر نہیں ہوتی۔
- پارلیمنٹ ججوں کے رویے پر بحث نہیں کرسکتی لیکن اسے ججوں کو عہدے سے برخاست کرنے اور ان کے خلاف مواخذہ کی کارروائی کا حق حاصل ہے۔

عدلیہ کی فعالیت : عدالت کے بارے میں روایتی تصور یہ ہے کہ کسی تنازعے کو عدالت تک لے جایا جائے تو عدالت اس کا حل نکالتی ہے۔ گزشتہ چند دہائیوں میں عدالت کے اس تصور میں تبدیلیاں آئی ہیں اور عدالتیں فعال ہوگئی ہیں یعنی عدالت آئین میں درج انصاف اور مساوات کے مقاصد کی تکمیل کے لیے پیش قدمی کرنے لگی ہے۔ سماج کے کمزور طبقات، خواتین، ادی واسی، مزدور، کسان اور بچوں وغیرہ کو تحفظ فراہم کرنے کا کام بھی عدالتوں نے کیا ہے۔ اس مقصد کے تحت مفادِ عامہ کی درخواستیں (پٹیشن) نہایت اہمیت کی حامل ثابت ہوئی ہیں۔

سپریم کورٹ کی ذمہ داریاں

- * وفاقی حکومت کی عدالت کے طور پر مرکزی حکومت اور ریاستی حکومت، ریاستی حکومت اور ریاستی حکومت، مرکزی حکومت اور ریاستی حکومت کے خلاف دیگر ریاستی حکومتوں کے درمیان ہونے والے تنازعات حل کرنا۔
- * شہریوں کے بنیادی حقوق کا تحفظ کرنا اور اس سے متعلق احکامات جاری کرنا۔
- * زیریں عدالتوں کے فیصلوں پر نظر ثانی کرنا، اپنے ہی دیے ہوئے فیصلوں پر نظر ثانی کرنا۔
- * عوامی اہمیت کے حامل مسائل کی قانونی صورتِ حال کو سمجھنے کے لیے صدر جمہوریہ کو بصورتِ طلب مشورے دینا۔

بتائیے تو بھلا!

صدر جمہوریہ کسی اہم عوامی مسئلے کے بارے میں سپریم کورٹ کا مشورہ کیوں طلب کرتے ہیں؟

عبارت پڑھیے اور لکھیے۔

عدالتی نظرِ ثانی : سپریم کورٹ کی ایک اہم ذمہ داری آئین کی حفاظت کرنا ہے۔ آپ جانتے ہی ہیں کہ آئین ملک کا بنیادی قانون ہوتا ہے۔ دستور کی خلاف ورزی یا اس کے منافی کوئی قانون پارلیمنٹ پاس نہیں کرسکتی۔ مجلسِ عاملہ کی ہر پالیسی اور عمل دستور سے ہم آہنگ ہونا چاہیے۔ پارلیمنٹ کا کوئی قانون یا مجلسِ عاملہ کا کوئی عمل اگر آئین کی کسی شق سے ٹکراتا ہے تو عدالت اسے غیر قانونی ٹھہراتے ہوئے منسوخ کردیتی ہے۔ عدالت کے اس اختیار کو 'نظرِ ثانی کا اختیار' کہا جاتا ہے۔

یہ مثال دیکھیے۔

انتخابات میں حصہ لینے والے اُمیدواروں کو عدالت نے اپنی ملکیت اور جائداد، تعلیمی لیاقت، آمدنی وغیرہ کے بارے میں حلف نامہ داخل کرنے کے لیے کہا تھا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ رائے دہندگان اُمیدوار کی صحیح معلومات کی بنیاد پر مناسب اُمیدوار کے حق میں رائے دہی کرسکیں۔ کیا یہ ہمارے انتخابی عمل کو شفاف بنانے کی کوشش نہیں ہے؟ کیا اس حوالے سے عدالت نے مزید کوئی احکام جاری کیے ہیں؟ اس کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔

مفادِ عامہ کی درخواست سے مراد عوامی مسائل کے حل کے لیے کوشاں شہری، سماجی تنظیم یا غیر سرکاری تنظیم نے عوام کی جانب سے عدالت میں دائر کردہ درخواست۔ عدالت اس درخواست پر غور و فکر کے بعد اپنا فیصلہ سناتی ہے۔

ہائی کورٹ (عدالتِ عالیہ) : بھارت کی وفاقی ریاستوں میں ہر وفاقی ریاست کے لیے ایک ہائی کورٹ قائم کرنے کا اختیار پارلیمنٹ کو دیا گیا ہے۔ فی الحال ہمارے ملک میں ۲۴ / ہائی کورٹس ہیں۔

ہائی کورٹ میں ایک چیف جسٹس اور دیگر چند جج ہوتے ہیں۔

ہائی کورٹ کے تمام ججوں کا تقرر صدرِ جمہوریہ کرتے ہیں۔

عمل کیجیے۔

ممبئی ہائی کورٹ دو ریاستوں مہاراشٹر اور گوا نیز دادرا اور نگر حویلی اور دیو-دمن مرکز کے زیرِ انتظام علاقوں کے لیے ہے۔ ایک سے زائد ریاستوں کے لیے ایک ہی ہائی کورٹ کی مزید دو مثالیں تلاش کیجیے۔

ہائی کورٹ کی ذمہ داریاں

* اپنے دائرۂ اختیار میں آنے والی ثانوی عدالتوں کی نگرانی اور دیکھ بھال کا اختیار۔
* بنیادی حقوق کے تحفظ کے لیے احکامات دینے کا اختیار۔
* ضلعی عدالتوں کے ججوں کا تقرر کرتے وقت گورنر ہائی کورٹ کا مشورہ لیتے ہیں۔

ضلعی اور ثانوی عدالتیں : جن عدالتی اداروں سے عوام کا ہمیشہ سابقہ پڑتا ہے وہ ضلع اور تعلقہ سطح کی عدالتیں ہوتی ہیں۔ ہر ضلعی عدالت میں ایک ضلع جج ہوتا ہے۔

بھارت میں قانونی نظام کی دو شاخیں : بھارت میں دیوانی طرزِ قانون کی دو شاخیں ہیں۔

(۱) دیوانی قانون

(۲) فوجداری (کریمنل) قانون

دیوانی قانون : فرد کے حقوق کے منافی تنازعات اس قانون کے دائرے میں آتے ہیں۔ مثلاً زمین سے متعلق تنازعہ،

کرایہ معاہدہ، طلاق وغیرہ۔ متعلقہ عدالت میں پٹیشن دائر کرنے پر عدالت اس پر فیصلہ دیتی ہے۔

فوجداری قانون : سنگین نوعیت کے جرائم کا فیصلہ فوجداری قانون کے تحت کیا جاتا ہے۔ مثلاً چوری، نقب زنی، جہیز کے لیے ایذا رسانی، قتل وغیرہ۔ ان جرائم کے بارے میں پہلے پولس کے پاس اطلاعِ اوّل روداد (ایف آئی آر) درج کی جاتی ہے۔ پولس اس کی تفتیش کرتی ہے جس کے بعد عدالت میں مقدمہ دائر ہوتا ہے۔ جرم ثابت ہوجانے پر سزا کی نوعیت بھی سنگین ہوتی ہے۔

بھارت کی ترقی میں عدلیہ کا اہم کردار ہے۔ عام انسان کے دل میں بھی عدالت کے تئیں احترام اور بھروسا ہے۔ بھارت کی عدلیہ نے شخصی آزادی، وفاقی ریاستوں اور آئین کو تحفظ فراہم کیا ہے۔ بھارت میں جمہوریت کو مضبوط کرنے میں عدلیہ کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔

مشق

(۱) صحیح متبادل کا انتخاب کرکے بیانات کو دوبارہ لکھیے۔

۱۔ قانون بنانے کا کام..................انجام دیتی ہے۔

(الف) قانون ساز مجلس (ب) وزرا کونسل/کابینہ

(ج) عدلیہ (د) مجلس عاملہ

۲۔ سپریم کورٹ کے ججوں کا تقرر..................کرتے ہیں۔

(الف) وزیر اعظم (ب) صدر جمہوریہ

(ج) وزیر داخلہ (د) چیف جسٹس

(۲) درج ذیل اصطلاحات/تصورات کو واضح کیجیے۔

۱۔ عدالتی نظرِ ثانی

۲۔ مفادِ عامہ کی درخواست

(۳) نوٹ لکھیے۔

۱۔ دیوانی اور فوجداری قانون

۲۔ عدالتی فعالیت

(۴) درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ سماج میں قانون کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟

۲۔ سپریم کورٹ کی ذمے داریوں کی وضاحت کیجیے۔

۳۔ بھارت میں عدلیہ کو آزاد رکھنے کے لیے کون سی شقیں موجود ہیں؟

(۵) خاکہ مکمل کیجیے۔

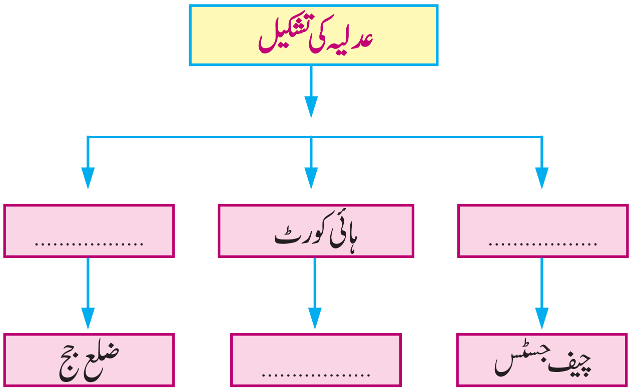

سرگرمی

۱۔ اپنے اسکول میں 'تمثیلی عدالت' کا انعقاد کرکے مفادِ عامہ کی درخواست تیار کیجیے اور تمثیلی عدالت میں سوال کیجیے۔

۲۔ قریبی پولس اسٹیشن کا دورہ کرکے اپنے استاد کی مدد سے اطلاعِ اوّل روداد (FIR) درج کرنے کے عمل کو سمجھیے۔

❖❖❖

A6F7XI